

آپ کا کام اثر انداز ہونا ہے، کنٹرول حاصل کرنا نہیں

اچھے یا پائیدار تعلق کا معیار یہ نہیں کہ آپ کس کو کس حد تک تبدیل کر سکتے ہیں، بلکہ یہ ہے کہ آپ کنٹرول قائم کیے بغیر کس حد تک رہنمائی کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ آپ سچائی، حکمت اور عمل سے مثال پیش کر سکتے ہیں، لیکن ہر انسان کو اپنے راستے کا انتخاب خود ہی کرنا ہوتا ہے۔ کسی رشتے میں امن اور سکون اس وقت شروع ہوتا ہے جب آپ نتائج کے بجائے اپنے خلوص اور کوشش پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، یوں انسان دوسروں کی اصلاح کا بوجھ تو اپنے شانے سے اتار دیتا ہے، مگر ان سے محبت اور خیر خواہی کا رشتہ برقرار رکھتا ہے۔

میں نے شدید مایوسی اور افسردگی کے ملے جلے احساسات کے ساتھ کہا، "میں یہ بات بہت بار سمجھا چکا ہوں،" میں نے ان سے کہا۔ "میں نے مختلف طریقے اپنا کر دیکھے۔ میں نے صبر سے کام لیا۔ میں نے سخت موقف بھی اپنایا۔ میں نے ان سے منطقی بات کی اور انہیں یاد دہانیاں بھی کرائیں۔ لیکن کچھ بھی نہیں بدلتا۔"

انہوں نے بغیر کسی مداخلت کے میری بات سنی۔

کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد میں نے کہا، "مجھے سچ میں نہیں معلوم کہ مجھے اب اور کیا کرنا چاہیے۔"

وہ کچھ دیر خاموش رہے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ چاہتے ہوں کہ جواب دینے سے پہلے سوال کو اچھی طرح سمجھنے کا موقع ملے۔ پھر انہوں نے دھیمے لہجے میں پوچھا، "آپ آخر حاصل کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

یہ سوال انتہائی واضح اور سادہ معلوم ہوتا تھا۔ میں نے جواب دیا، "میں چاہتا ہوں کہ وہ بدل جائیں۔"

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا، لیکن کوئی جواب دینے کے بجائے ایک اور سوال پوچھا، "اور کیا آپ کے خیال میں یہ آپ کی ذمہ داری ہے؟"

میں نے کچھ الجھن کے عالم میں ان کی طرف دیکھا۔ "آپ کا کیا مطلب ہے؟ اگر میں کسی کا خیال رکھتا ہوں، تو یقیناً میں چاہوں گا کہ وہ بدلے۔"

انہوں نے شفقت سے کہا، "میں نے یہ نہیں پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ میں نے یہ پوچھا کہ کیا یہ آپ کی ذمہ داری ہے؟"

مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دوں۔ اس لمحے تک، میں نے ان دونوں باتوں کو کبھی الگ کر کے نہیں دیکھا تھا۔ کسی کی پروا کرنا اور اس میں تبدیلی کی خواہش رکھنا ہمیشہ ایک ہی سکے کے دو پہلو معلوم ہوتے تھے۔ اگر میرا کوئی پیارا غلط فیصلہ کر رہا تھا، تو کیا اسے بدلنے میں مدد کرنا میرا فطری فرض نہیں تھا؟

شاید انہوں نے میری الجھن کو محسوس کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا، "مجھے بتائیے، کیا آپ کبھی صرف اس لیے بدلے ہیں کیونکہ کوئی دوسرا آپ کو بدلنا چاہتا تھا؟"

میں نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "نہیں۔"

انہوں نے پوچھا، "پھر کس چیز نے آپ کو بدلا؟"

میں نے کچھ دیر سوچا۔ پھر آہستگی سے کہا، "عموماً... میں اس وقت بدلا جب مجھے خود اس بات کا یقین ہو گیا کہ مجھے بدلنے کی ضرورت ہے۔"

انہوں نے ایک بار پھر سر ہلایا۔ "تو اصل فیصلہ آپ کا اپنا تھا۔"

"جی ہاں۔"

انہوں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "اور اس کے باوجود، آپ دوسروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ محض اس لیے بدل جائیں کیونکہ آپ نے کسی بات کی بہت اچھی وضاحت کی ہے۔"

میں ہلکا سا ہنس پڑا۔ جب انہوں نے اس انداز میں بات رکھی، تو یہ واقعی عجیب اور غیر منطقی معلوم ہوئی۔

ان کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ باتوں کی وضاحت اہم نہیں ہوتی۔ یقیناً وہ اہم ہوتی ہے۔ مشورہ کسی ایسی چیز کو روشن کر سکتا ہے جس پر ہماری نظر نہ پڑی ہو۔ ایک مخلصانہ گفتگو اس بند دروازے کو کھول سکتی ہے جو ہمیشہ سے بند تھا۔ کبھی کبھی کسی دوسرے کے الفاظ ایک بہت بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ بن جاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی چیز درحقیقت تبدیلی کا سبب نہیں بنتی۔ زیادہ سے زیادہ، وہ صرف اس کی دعوت دیتی ہیں۔

یہ فرق اس سے پہلے میرے ذہن میں کبھی اتنی وضاحت کے ساتھ نہیں آیا تھا۔

ایسا لگا جیسے وہ میرے ذہن میں ابھرتے ہوئے اس خیال کو بھانپ گئے ہوں۔ انہوں نے کہا، "آپ کسی فکر کو پیش کر سکتے ہیں۔ آپ صبر کے ساتھ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں۔ آپ سوالات کے جواب دے سکتے ہیں۔ آپ اس تعلیم کی عملی مثال بھی بن سکتے ہیں جو آپ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن آپ کسی دوسرے شخص کی طرف سے فیصلہ نہیں کر سکتے۔"

کچھ دیر کے لیے ہم دونوں خاموش رہے۔ جب میں نے ان کے الفاظ پر غور کیا، تو ایک ناگوار سچائی سامنے آنے لگی۔ سچ یہ تھا کہ میں صرف مدد کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔ میں اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ لازمی بدلیں۔ اس لمحے تک، میں نے خود سے بھی اس بات کا اعتراف نہیں کیا تھا۔ میں نے اپنی کوششوں کو فکر، خلوص یا پروا کا نام دیا تھا۔ اور وہ تمام جذبات سچے بھی تھے۔ لیکن ان کے سچھے ایک اور توقع چھپی ہوئی تھی، جس پر میں نے کبھی سوال نہیں اٹھایا تھا۔

اگر میں باتوں کو کافی حد تک واضح کر دوں...

اگر مجھے صحیح الفاظ مل جائیں...

اگر میں کافی عرصے تک صبر سے کام لوں...

تو وہ یقیناً بدل جائیں گے۔

ماضی پر نظر ڈالنے پر مجھے اندازہ ہوا کہ میری زیادہ تر مایوسی ان کے رویے سے پیدا نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ یہ میری توقعات اور حقیقت کے درمیان کے فرق کا نتیجہ تھی۔

انہوں نے ایک مثال پیش کی۔ "ایک ایسے باپ کا تصور کیجیے جس کا بیٹا غلط راستے پر چل رہا ہے۔ وہ باپ راتوں کو جاگ کر سوچتا ہے، 'شاید میں نے اسے صحیح طرح نہیں سمجھایا۔ شاید مجھے مزید سختی سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔ شاید مجھے ایک اور گفتگو کرنی چاہیے۔'"

انہوں نے کچھ دیر وقفہ لیا اور پھر پوچھا، "کیا آپ کے خیال میں اس باپ کی خواہش غلط ہے؟"

میں نے فوری جواب دیا، "نہیں۔"

انہوں نے کہا، "میں بھی یہی سوچتا ہوں۔ ان کی محبت سچی ہے۔ ان کی فکر سچی ہے۔ لیکن اگر وہ یہ ماننا شروع کر دیں کہ ان کے بیٹے کی اصلاح کا تمام تر انحصار صرف انہی پر ہے، تو محبت خاموشی سے کسی اور چیز میں ڈھل جاتی ہے۔"

میں نے بات مکمل کرتے ہوئے کہا، "کنٹرول؟"

انہوں نے مسکرا کر کہا، "جی ہاں۔"

یہ لفظ میرے ذہن میں گونجتا رہا۔ کنٹرول کبھی بھی ظاہر ہو کر نہیں آتا۔ یہ اکثر فکر اور پروا کرنے کا روپ دھار لیتا ہے۔ ہم خود کو تسلی دیتے ہیں کہ ہم صرف مدد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ اندر ہی اندر ہم دوسرے شخص سے یہ توقع لگا بیٹھتے ہیں کہ وہ وہی بن جائے جو ہم چاہتے ہیں۔ جب وہ ایسا نہیں کرتے، تو دلی صدمہ آہستہ آہستہ مایوسی میں بدل جاتا ہے، مایوسی دباؤ بن جاتی ہے، اور دباؤ اس رشتے کو نقصان پہنچانے لگتا ہے جسے ہم بچانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔

میں وہاں بیٹھا ان گفتگوؤں کے بارے میں سوچتا رہا جو میں بار بار دہرا چکا تھا۔ ہر بار مجھے یہی لگتا تھا کہ میں رہنمائی فراہم کر رہا ہوں۔ لیکن ہر ناکام کوشش عجیب حد تک ذاتی ناکامی محسوس ہوتی تھی، جیسے ان کا فیصلہ میری اپنی نااہلی کا عکس ہو۔

اب مجھے سمجھ آنا شروع ہوا تھا کہ ایسا کیوں تھا۔ میں نے لاشعوری طور پر ایک ایسی چیز کی ذمہ داری اپنے سر لے لی تھی جو کبھی میری تھی ہی نہیں۔ انہوں نے خاموشی توڑی۔ "آپ لوگوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں،" انہوں نے کہا۔ "کبھی بہت گہرائی سے، تو کبھی پوری زندگی کے لیے۔ لیکن اثر ڈالنا اور قابو پانا ایک بات نہیں ہے۔"

میں نے اس جملے کو آہستہ سے دہرایا۔

اثر انداز ہونا... قابو پانا نہیں۔

زندگی میں پہلی بار مجھے احساس ہوا کہ میں سا لہا سال سے ان دونوں مفہوم کو ایک ہی سمجھتا رہا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ میں اس قدر تھک چکا تھا۔ کسی پر مثبت اثر ڈالنے کے لیے خلوص، دانشمندی اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ کسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کا مطلب ایک ایسا بوجھ اٹھانا ہے جو اٹھانے کے لیے انسان کو کبھی بنایا ہی نہیں گیا۔

جب ہم جانے کے لیے کھڑے ہوئے، تو انہوں نے ایک آخری بات کہی۔ "جس لمحے آپ یہ مان لیتے ہیں کہ کسی دوسرے شخص کی تبدیلی آپ کی ذمہ داری ہے، آپ ایک ایسا بوجھ اٹھانا شروع کر دیتے ہیں جو آپ کا ہے ہی نہیں۔"

میں اس بات کے بارے میں سوچتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ شاید کسی کے لیے احساس اور محبت کے اظہار کی گہری ترین شکل کسی دوسرے کے سفر کو کنٹرول کرنے میں نہیں ہے، بلکہ جو کچھ ہم کر سکتے ہیں اسے پر خلوص طریقے کے ساتھ کرنے میں ہے، اور اس بات کا احترام کرنے میں ہے کہ وہ سفر بہر حال ان کا اپنا ہے۔

اس دن تک، میرا ماننا تھا کہ پروا کرنے کا مطلب لوگوں کو لازمی بدلنا ہے۔ اب مجھے سمجھ آنا شروع ہوا تھا کہ پروا کرنا اور کنٹرول کرنا ایک چیز نہیں ہیں۔ اور شاید دانشمندی کی شروعات اسی وقت ہوتی ہے جب ہم بالآخر ان دونوں کا فرق سیکھ لیتے ہیں۔